O

مرے بچپن میں ہی تنہائی کیسے عود آئی تھی
وہ اَسّی کی دَہائی تو اُداسی کی دَہائی تھی

بہت انساں بکھیرے تھے، بہت سے گھر اُجاڑے تھے
سنا ہے ڈیم میں لوگوں کے اشکوں کی بھرائی تھی

غریبوں سے کبھی پوچھا کہ اُن کی بستیوں میں سے
گزاری ریل کی پٹڑی تو اُن کو نیند آئی تھی

https://emad-ahmad.com/

پلازے تو بنے تھے، شہر میں ہوٹل بھی عمدہ تھے
مگر معلوم ہے سب کو بڑھی کس کی کمائی تھی

فقط اک مَیں نہیں اس مغربی تہذیب سے خائف
یہی کچھ صاحبِ اَسرار لوگوں کی دُہائی تھی

بتا دو اپنے بچوں کو کہ ان تاریخ دانوں نے
ہمیں دھوکے میں رکھ کر اور ہی دنیا دکھائی تھی

عماد آؤ سرِ بازار سچ کہہ دیں کہ یہ دنیا
بہت ہی مصلحت اندیش لوگوں نے بنائی تھی

https://emad-ahmad.com/